



خیاں عشق

حبیبہ جنت

خیابانِ عشق

(The Street of Love)



از قلم حبیبہ جنت

All Rights Reserved

Copyright: Habiba Jannat (Author)

Published by: Safar-e-Adab

Published On: safareadab.com

To get published with us, contact us via email or website:

safareadab.com

khanumaira@safareadab.com

adab@safareadab.com

Note: We don't charge anything to publish online. If anyone charges any kind of fee in order to publish your write-ups in the name of Safar-e-Adab, please don't try to go ahead with them and immediately report them using the contact us button on our website. Thank you

ضروری بات

خیابانِ عشق کے تمام جملہ حقوق لکھاری "حبیبہ جنت" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت کہانی کا استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔

اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔



"خیابانِ عشق"

یہ ایک فارسی کلمہ ہے جس کا معنی ہے

"عشق کے راہ گزر"

"The Street of Love"

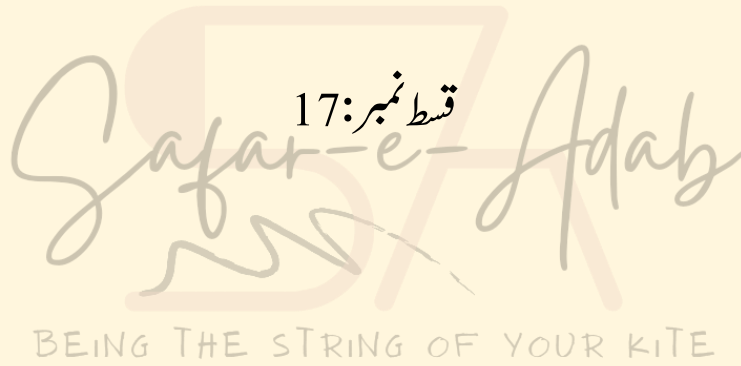
کہتے ہیں کبھی محبت بشر خاک کو آسمانوں تک پہنچاتی ہے تو کبھی قبر کی خاک سے ملاتی ہے کبھی انسان سب کچھ حاصل کر لیتا ہے تو کبھی سب حاصل ہونے کے بعد بھی خالی ہاتھ رہتا ہے۔ یہ کہانی ایسے کرداروں کی ہے جو خود میں ہر لحاظ سے مکمل ہے مگر پھر بھی اپنی زندگی کو کامل کرنے کی غرض سے عشق کی راہ چل دیے ہیں۔

یہ کہانی تین ایسے جوڑوں پر مشتمل ہیں جن میں ایک کو محبت آباد کرے گی اپنے میں کھوئے وہ دنیا سے بے نیاز لوگوں کے لیے ایک ہیر اور رانجھے کی ایک نئی تصویر ہونگے محبت صرف ایک لفظ نہیں بلکہ ایک پر خلوص جذبہ ہے جسے یہ دونوں اپنی زندگی سے ثابت کریں گے۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہی دوسری جانب اپنے ہی ہاتھوں اپنے عشق کا گلا گھونٹنے والا بد نصیب عاشق ایک بار پھر یا ماضی کی محبت کا قیدی بنے گا، جہاں اکثر لوگ ماضی کو بھولے اس سے دور جانے کی چاہ کرتے ہیں وہی ان دونوں نے اپنے مستقبل کے لیے ایک بار پھر اپنے ماضی کو چننا تھا، محبت سے نکلتے گہری نفرتوں کی راہوں سے گزرتا یہ جوڑا دوریوں کی تلخیاں برداشت کرتے ناجانے اپنے لیے کیا اختتام لکھے گا۔۔

محبت عزت کا دوسرا نام ہے، یہ تیسرا جوڑا دوطرفہ محبت کا وہ قیدی ہے جو اپنے اندر اٹھتے محبت کے جذبے کو ہر لمحے ابھرنے سے روکتا تو وہی قسمت نے انھیں محبت میں جلتا چھوڑا تھا۔



"انابیہ بیٹے زین کو فون تو لگاؤ کہاں رہ گیا اب تک آیا نہیں۔۔۔" آفرین بیگم صوفے پر بیٹھتے بولی۔۔

"وہ حمزہ بھائی کی طرف گیا ہے مجھے میسج کیا تھا پکنک کا پلین کرنے۔۔۔" وہ جوابا ہوئی۔۔

"اچھا ٹھیک۔۔۔" اثبات میں سر ہلائے چائے کا سپ لیا۔۔

"ویسے میں سوچ رہا تھا کہ بچوں کو اکیلے ہی جانے دیں میں پیچھے بزنس دیکھ لوں گا تو عالیان بھی اچھے سے ریلیکس ہوتے

انجوائے کر لے گا۔۔۔" احمر صاحب فون سائٹ پر رکھتے گویا ہوئے۔۔

"لیکن بچوں کو اکیلے کیسے جانے دے سب ایک جیسے ہے کسی کی کہاں سنتے ہیں۔۔۔۔" آفرین بیگم فکر مند ہوتے

بولی۔۔

"عالیان اور حمزہ ہمارے ناوہ سنبھال لینگے اور ماہم بھی تو ہے۔۔۔۔" تسلی کن جواب دیا۔۔

لیکن بابا آپ کیوں نہیں آرہے۔۔۔۔ انابیہ نے انکی بات سنتے سوال کیا۔۔

"حسن صاحب سے بات ہوئی تھی وہ بتا رہے تھے کہ حمزہ کی والدہ اور ایمان انکی نانی کو لینے لاہور جا رہے ہیں انکے ساتھ

مسز حسن بھی لہذا وہ تو ویسے بھی نہیں آرہے اور حسن صاحب کو بھی کچھ آرڈرز وغیرہ ملے ہیں جنہیں مکمل کرنا

ہے۔۔۔۔" تفصیلی جواب دیا۔۔

"ہاں پھر میں بھی جا کر کیا کرونگی ٹھیک ہے عالیان آتا ہے تو کہہ دیتے ہیں اس سے۔۔۔" آفرین بیگم نے کپ

سائٹ پر رکھتے کہا۔۔

"اوکے آپ لوگوں کا جو ڈیسا نڈ ہو بتا دیجئے گا میں پیکنگ کر لیتی ہوں۔۔۔۔" انابیہ کہتے اپنے کمرے کی جانب

بڑھی۔۔

 "ہیلو۔۔۔" فون پک کرتے کان سے لگایا۔۔

"ہیلو۔۔۔" مکمل خاموشی پر دوبارہ بات دہرائی۔۔

"حُسن کے جزیروں میں روپ کے کناروں پر"

"ریشمی اندھیرے ہیں سُرمئی اجالے ہیں"

"اک نازِ آفریں دل پر قبضہ جمائے بیٹھی ہے"

"جس کی جھیل آنکھوں میں دونیلگوں سے پیالے ہیں"۔۔۔۔۔ مقابل گمبھیر مگر سنجیدہ آواز لیے بولا۔۔

"کیا بات ہے زبردست۔۔ سو مسٹر پونٹ آپ نے میری ڈیوٹی کے ٹائم مجھے یہ پوسٹری سنانے کے لیے کال کی ہے۔"۔۔۔ وہ اسے تنگ کرتے گویا ہوئی۔۔

"کیا یار تم نے تو میرے جذبات و احساسات کا منٹوں میں جنازہ نکال دیا۔"۔۔۔ وہ چڑا۔

ہانیہ نے باخوبی ہسنی دہائی۔۔

"اب آپ فرمانا پسند کریں گے کچھ میں فری نہیں ہوں۔"۔۔ مزید زچ کرتے کہا۔

"تم ہوتی کب ہو ویسے بھی۔"۔۔۔ مقابل منہ بنائے شکوہ کرنے لگا۔۔

"میری جاب ہی ایسی ہے ایک ڈاکٹر ہر لمحے اپنے پیشنٹس کے بارے ہی میں سوچتا ہے اور خاص کر وہ جو اس پیشے کو

اس کے حقیقی معنوں میں انجام دے۔۔۔" اس نے شکوہ دور کرتے جواب دیا۔۔

"اچھا چھوڑو یہ سب یہ بتاؤ تم آرہی ہونا پلیز منع مت کرنا۔۔۔" التجائاً کہا

"دیکھیں میں پوری کوشش کر رہی ہوں لیکن کچھ کنفورم نہیں بتا سکتی ایمر جنسی کوئی بتا کر تو نہیں آتی نا۔۔۔" وہ سادہ لہجے میں جوابا ہوئی۔۔

"او کے مطلب قسمت کا ٹیسٹ ہے۔۔۔" مقابل کی بات سن دل اداس ہوا۔۔

"اچھا اداس مت ہوں، ہو جائے کچھ نا کچھ ورنہ باقی سب تو ہے نا نہیں ہوگی آپکی پنک خراب۔۔۔" اس کا اداس لہجہ سنتے ہانیہ نے تسلی بخشی۔۔

"ہاں لیکن۔۔۔" وہ کہتے رکا۔۔

"زین میں کرتی ہوں کال بعد میں مجھے راؤنڈ پر جانا او کے۔۔۔" ہانیہ نے اس کی بات کاٹی۔۔
 "او کے بائے ٹیک کئیر۔۔۔" الوداعی جملہ کہتے اس کے جواب کا منتظر ہوا۔۔

"ہم بائے یو ٹو۔۔۔" جوابا ہوتے فون کاٹا۔۔
 BEING THE STRING OF YOUR LIFE

زین وہی ایک لمبی سانس لیے بالکونی سے کمرے میں آیا۔۔

اسکرین چلاتے گیلری میں چھپی وہ تصویر نکالی جیسے ایڈیٹ کرتے اپنی تصویر ہانیہ کی تصویر سے ملائی تھی جسے دیکھ کوئی یہ نا کہہ سکتا کہ یہ رینل نہیں وہ اس کی تصویروں کو آگے پیچھے کرتے اس کے ایک ایک نقش کو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔

"جی۔۔۔" فون کی بیل نے اس کے خیالات میں خلل ڈالا۔۔

وہ کال ایک راز تھی ایک ایسا راز جس سے زین نے سب کو بے خبر ہی رکھا تھا اپنے ہر قریبی تک پر اسے آشنا ہونے نا دیا تھا یہ راز کس طرح سب کے سامنے آنا تھا اس بات سے بے خبر زین ایک بار پھر سریر کفن ڈالے اپنی منزل پر نکلا۔

"ٹھیک تم بتاؤ۔"۔۔۔ وہ بیڈ سے ٹیک لگائے بولی۔۔

"نہیں باقی ہے تمھاری؟"۔۔۔ گہرا سانس منہ سے خارج کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"مسٹر رضا شاید آپ بھول رہے ہیں پکنک پر صرف ہم اکیلے نہیں جا رہے میرے دو عدد بھائی بھی ساتھ ہے اور آپ کی تین چار عدد دکنز بھی تو یہ تو ناممکن ہے۔۔۔۔۔" وہ اس کے خوابوں کو توڑتے بولی۔۔

"ارادے پختہ ہو تو ناممکن بھی ممکن کو حاکم ہے۔۔۔۔۔" سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارے لیے ایک سریر انزھے میرے پاس۔۔۔ اس نے بات آگے بڑھائی۔۔

"اوہ وہ کیا۔۔۔" انابیہ پوری توجہ سے بولی۔۔

"میں نے کہا سر پر انز۔۔۔ سیدھا جواب دیا۔۔

"او کے دیکھ لینگے وہ بھی۔۔۔۔" دل میں اچھلتے جزباتوں کو سلاتے جواب دیا۔۔

"خیال رکھنا ملتے ہے پھر۔۔۔" رضانے بات ختم کی۔۔

"تم بھی۔۔۔" فون کاٹتے بیڈ پر رکھا آئینے میں ابھرے اپنے عکس کو دیکھ وہ مسکرائی۔۔

زندگی پھر اسے ایک خوبصورت راہ پر لے جانے لگی لیکن یہ سفر کتنے عرصے کا تھا اس سے ناواقف انابیہ اپنے خوابوں کو مزید پختہ کر رہی تھی۔۔

oooooooooooooooo

صبح کے چھ بجے کا وقت تھا گاڑی مرزا ہاؤس کے باہر کی تھی مرزا ہاؤس کے ملازم سامان گاڑی میں رکھنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں حمزہ اور رضا کیوں کا سامان لیے مرزا ہاؤس پہنچ چکے تھے انکے بعد پانچ منٹ بعد آتی گاڑی میں وہ سب بھی وہاں پہنچی۔۔۔۔

بلو جینز پروائٹ گھٹنوں تک آٹاٹوپ پہنے گلے میں مفطر ڈالے پیروں کو وائٹ جوگرز میں قید کیا تھا میک اپ کے نام پر چہرے پر ہلکی گلوں کا جل اور مسکارہ لگا تھا جس سے اس کی گھنی پلکیں مزید نمایاں ہو رہی تھی بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑے کانوں میں ہم رنگ ٹوپس اور کلائی میں گھڑی پہنے وہ ایک نازک گڑیاسی بنی گاڑی سے نکلی۔۔

اسی کے ساتھ نیہا اور حریم بھی گاڑی سے نکلتے حمزہ کے قریب آکھڑے ہوئے۔۔

"بھٹیو۔۔۔" عالیان کو پکارتے انابیہ مرزا ہاؤس سے باہر آئی۔۔

"عالیان کہی کام سے گیا ہے کچھ کام تھا۔۔" اسے آتا دیکھ حمزہ نے جواب دیا۔۔

"نہیں وہ ماما بلار ہی تھی۔۔۔" وہ جوابا ہوئی۔۔

"حمزہ یہ لو عالیان کا فون۔۔" رضانے حمزہ کا فون اسے دیا۔۔

وہی اس کی نظر اپنی بیا سے ٹکرائی بلیک جینز پر لمبی سوٹر نمائش کے بالوں کو ایک جانب سے آگے کر رکھا تھا لائٹ میکپ پر مسکارے میں سچی اسکی گہری آنکھیں آج کمال لگ رہی تھی اس نے آنکھوں سے کالا عینک ہٹائے اس خوگر نوجوان کو دیکھا جو وائٹ جوگرز پر وائٹ جینز اور اسکین شرٹ پہنے ایک سمپل لگ لیے ہوئے تھا ہمیشہ کی طرح شرٹ کا اوپری بٹن کھلا چھوڑے اسنے اپنے کسرتی سینے کی نمائش کی تھی وہی کہنیوں تک اونچی سیلوز کئے اسکے ابھرتی رگوں والے ہاتھ اس کے پرسنیلٹی پر چار چاند لگا رہے تھے ایک ہاتھ میں گھڑی موجود تھی جبکی دوسرے ہاتھ میں فنڈ بلیک میگز بریسلٹ بکھرے بکھرے سے بال اسکے وجود کو مکمل کر رہے تھے۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"کمال لگ رہی ہو۔۔۔" وہ اس کی تعریف کیے بغیر نہ رہا۔۔

"شکریہ۔۔۔" وہ ایک ایڈیٹیوڈ سے کہتے ماہم کی طرف بڑھی۔۔ جبکہ دل تو اسکا مقابل سے نظریں ہٹانے کا ناچا آپ لوگ یہاں کیوں کھڑے ہے اندر چلیں اندر بیٹھتے ہیں۔۔

وہ اسے کہتی مڑی تھی یکدم ہی عالیان کی آواز پر پلٹی۔۔

"ڈول یہ لو تمہارا کیمرہ۔۔۔" وہ ایک نیا برینڈڈ کیمرہ اس کے آگے کرتے بولا۔۔

"بھٹیو سیریل سیلی یہ میرے لیے ہے۔۔۔" وہ چونکتی ہوئی بولی۔۔

"ہم تم کہہ رہی تھی ناکل تو میں یہ لے آیا ہوں۔"۔۔۔ وہ سنجیدہ لہجے میں کہتا آگے بڑھتے دھڑکن سنبھالتے رکا۔ اس کی نظر ماہم سے ملی تھی وہ اسے آج چنبیلی کے پھول سی لگ رہی تھی وہ بھی ایسا جوا بھی ہی کھلا ہو جس کی تازگی ایک دم تروتازہ ہوا اسکے چہرے پر بکھری مسکراہٹ جیسے پھول پر شبنم کا کام کر رہی ہو وہ ایک ہی نظر سے اسے دیکھتے ماہم کی نظر ملنے پر چونکا۔

"ہانیہ نہیں آئی۔"۔۔۔ ادھر ادھر نظریں دوڑائیں سوال کیا۔

"وہ ہاسپٹل گئی ہے کچھ ضرور کام سے بس آتی ہوگی۔"۔۔۔ نہانے انکے قریب ہوتے جواب دیا۔

"ویسے آج آپ بہت کمال لگ رہے ہیں۔"۔۔۔ حریم نے اپنی عادت کے مطابق عالیان کے سامنے ہوتے کہا لیکن درحقیقت اس نے سب کی ہی دل کی بات کہی۔

وہ واقعتاً حسین لگ رہا تھا اس کا یہ فورمل لُک آج تک کچھ لوگوں کے علاوہ کسی نے نہ دیکھا تھا جو بلیک جو گرز اور وائٹ ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز زیب تن کیے ساتھ ہی لائٹ بلو شرٹ ڈالے ہاتھ میں رولیکس کی چمکتی سلور گھڑی پہنے مسکراتے چہرے کے ساتھ دور ہی سے لوگوں کی نظر اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا۔

"گڈ مورنگ ایوری بڈی۔"۔۔۔ ہانیہ نے آتے ہی سب کے چہروں پر مسکان سجائی۔

"کیسے ہے مسٹر ہیڈ سم۔"۔۔۔ وہ عالیان کی جانب بڑھتے بولی۔

"ٹھیک۔"۔۔۔ وہ شرمائے سا جوا بوا۔

"ماہم تم میرا بیگ لائی ہونا۔"۔۔۔ عالیان کی حال پوچھتے ماہم سے مخاطب ہوئی۔

"ہم وہ اندر رکھوایا ہے جاتے وقت لے لینا۔"۔۔۔ جواب دیتے سب حمزہ کی جانب متوجہ ہوئے۔

"سب آگئے ہیں تو نکلتے ہے پھر کیوں"۔۔۔ رضا بھی اس کے ساتھ انکے قریب ہوا۔

"زین نہیں ہے۔"۔۔۔ انابیہ اسے کال ملاتے گویا ہوئی۔۔

"وہ کہاں ہے۔"۔۔۔ اسے واقعتاً ناپا کر عالیان نے سوال کیا۔۔

"اپنی گرل فرینڈ کو لینے۔"۔۔۔ ماتھے پر بل ڈالے وہ مسلسل کال ملاتے ہوئے بولی۔۔

'اوہ۔"۔۔ عالیان بات سمجھتے فون پر آئی نوٹیفیکیشن چیک کرنے لگا جبکہ باقی سب اور بالخصوص ہانیہ کامنہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

"یہ لو آگیا۔۔۔"۔۔۔ رنگ ٹون کی آواز گھر میں بجتے سن سب ہی گیٹ کی جانب مڑے جہاں زین احمر مرزا اپنے اسٹائل میں بانیک پر مرزا ہاؤس میں داخل ہوا سب لوگ تیزی سے اسکی جانب بڑھے تاکہ اس کے ساتھ موجود وجود کو دیکھ سکے بانیک انکے قریب رکی اس کے ساتھ حاشر کو دیکھ سب ادھر ادھر کچھ ڈھونڈنے لگے۔۔

"کیا ہوا کسے دیکھ رہے ہیں آپ سب کسی اور کو بھی آنا ہے۔۔۔"۔۔۔ وہ نا سمجھی نظروں سے گویا ہوا۔

"شاید تمہاری گرل فرینڈ کو ڈھونڈ۔۔۔ عالیان لب بھینچتے مسکان دبائے بولا۔۔

"اوہ ایک سیکنڈ آپ سب کی یہ کنفیو جن میں دور کرتی ہوں۔۔۔ سولیڈیز اینڈ جینٹلمینٹس ہیئر از زینز گرل فرینڈ مسٹر حاشر عبداللہ۔"۔۔۔ وہ ایک اینکر کے انداز میں سب کی خلش دور کرتے بولی اس کی بات سن سب قہقہے لگاتے زین کی معصوم شکل دیکھ رکے۔۔

"چپکلی رکوز رہتا ہوں تمہیں۔۔۔"۔۔۔ وہ بانیک سے اترتے اسکی جانب بڑھا۔۔

"تو کیا غلط بولا ہے۔۔۔ آدھی زندگی تو تم نے سچ میں اس کے ساتھ ہی گزار دی۔"۔۔۔ نہیابھی انکا ساتھ دیتے گویا ہوئی۔۔۔

ایک بار پھر سب قہقہہ میں ڈوبے۔۔۔

"چلو بس بس اب زیادہ پریشان نا کرو میرے بھائی کو۔"۔۔۔ حمزہ نے زین کو ان کے بیچ سے اپنے ساتھ لیتے بولا۔۔۔
 "شکریہ برو کسی کو تو فکر ہے ورنہ یہاں تو اپنے بھی ناگن کی طرح ڈسنے بیٹھے ہیں۔۔۔"۔۔۔ وہ عالیان اور انابیہ کو کن انکھیوں سے دیکھ بولا۔۔۔

"ڈول یہ لو۔۔۔"۔۔۔ آفرین بیگم کچھ پیک ڈبے لیے باہر آئی۔۔۔

"یہ گرم ہے بلکل کھا لینا تم سب راستے میں۔"۔۔۔ اسے ٹفن باکس تھماتے نصیحت کی۔۔۔

"چلو سب جلدی کرو اب ویسے ہی لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"۔۔۔ حمزہ ٹائم دیکھتے گویا ہوا۔۔۔

ایک ایک کر کے سب لڑکیاں آفرین بیگم سے ملتے گاڑی میں بیٹھی وہی رضا اور حاشر بھی سارا سامان گاڑی میں رکھواتے گاڑی میں بیٹھے عالیان حمزہ اور زین بھی آفرین بیگم کی نصیحتیں سن انھیں تسلی دیے گاڑی میں بیٹھے۔۔۔

ہانیہ اور انابیہ ایک ساتھ بیٹھے وہی انکے سامنے ماہم اور رضا ایک سیٹ پر بیٹھے انکی آگے سیٹ پر حریم اور نہیابھے جبکہ اس کے سامنے زین اور حاشر بیٹھے تھے ان کے آگے موجود سیٹ پر عالیان اور اس کے سامنے حمزہ بیٹھا تھا جب کے پیچھے موجود سیٹ پر سامان رکھا گیا تھا تقریباً ساڑھے سات بجے گاڑی مرزا ہاؤس سے نکلی۔۔۔

نور مل اسپڈ پر خاموش گاڑی میں میوزک کی آوازیں چل رہی تھی ہر کوئی اسنیکس کھانے میں مصروف تھا۔۔۔

ایک ہائی فائی بس بک کی گئی تھی اس میں موجود اکثر سیٹیں اب صوفوں کی شکل اختیار کر گئی تھی۔۔

رضا ہیڈ فونس ڈالے کیپ چہرے پر رکھے سیٹ پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھا تھا وہی نہیہا اور حریم اسنیپ بنانے میں بڑی تھیں جبکہ عالیان اور حمزہ اپنی بزنس باتوں میں مگن تھے حاشا اپنے فون میں بڑی تھا جبکہ انابیہ ماہم اور ہانیہ بھی اپنی ہی باتوں میں کھوئے تھے غرض ہر کوئی اپنے میں مصروف تھا۔۔۔

بور ہوتا زین جہاں ڈرائیور کر سرد کھا آیا تھا اب اپنا رخ ان سب کی جانب کیا۔۔

ایکسیوز می پلیز بورنگ جینٹس اینڈ یوٹیفل لیڈیز۔۔ لڑکوں کے جانب منہ بگاڑے جبکہ لڑکیوں کی جانب ایک مسکراہٹ سجائے وہ بولا۔۔

"کیا مسٹر مرزا اتنا خرچا کر کے یہ میٹینگ ڈسکس کرنے جا رہے ہو کیا۔۔" وہ عالیان کو دیکھتے بولا۔۔

اور حمزہ بھائی آپ اپنی کمپنی بدلے یا اسے بورنگ بندے کے ساتھ رہینگے تو ساری موینٹس ایسے کھو دیں گے۔۔۔ وہ معصومانہ انداز لیے حمزہ کے پاس بیٹھا۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"تو کیا کرے؟؟"۔۔۔ حمزہ نے سوال کیا۔۔

"کوئی گیم کھیلتے ہے کچھ فن کرتے ہیں۔" وہ دوبارہ اٹھتے گویا ہوا۔۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ حریم اور نہیہا یک زبان بولی۔۔

"دماغ سیٹ ہے تم لوگوں کا چلتی گاڑی میں کیا کھیل سکتا ہے بندہ۔۔۔ عالیان ان کی ہامی دیکھ چوٹکا۔۔

"بھائی آپ کا تو پتا نہیں لیکن ہم انسان ضرور کھیل سکتے ہیں۔" زین مزاقا جو ابا ہوا۔۔

"اچھا کیا کھیل سکتے ہیں یہ بتاؤ۔۔۔" اب کی بار حمزہ بھی انٹر سٹ لیتے بولا۔۔

"ہمم انٹاکشری۔۔۔" نیہا ایکسائٹڈ ہوئی۔۔

"نہیں۔۔۔" انابیہ کچھ سوچتے بولی۔۔

"تو پھر کیویز۔۔۔" ہانیہ نے بات میں حصہ ڈالا۔۔

"اوہیلومس انٹیلجنٹ اپنے مطلب کے گیم نابتاؤ دوسرے لوگوں کا خیال کرتے ہوئے گیم سوچو اب ہر کوئی آپ کی

طرح انٹیلجنٹ تھوری ہے کیوں انابیہ۔۔۔" وہ انابیہ کو پوائنٹ آؤٹ کرتے گویا ہوا۔۔

"اپنی بات کرو رٹاپاس۔۔۔" وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔۔

"اوائے چیپکلی رٹاپاس نہیں ہوں۔۔۔" وہ بھی مقابل ہوا۔۔

"رٹاپاس نہیں ہو۔۔۔" اس کی نقل اتارتے آنکھیں گھمائی۔۔

"اچھا اسٹاپ اب تم دونوں مت لڑو کچھ بولونا عالیان۔۔۔" حمزہ انھیں چپ کرواتے عالیان سے مخاطب ہوا۔۔

"ہمم مجھے تو عادت ہے بھائی آپ لوگوں کو بھی ہو جائے گی۔۔۔" وہ ہنسی کنٹرول کرتے سنجیدہ لہجہ لیے بولا۔۔

"اچھا گیم پر آتے ہیں۔۔۔" حریم انھیں گیم یاد دلاتے بولی۔۔

"واٹ آباؤٹ فائنڈ ڈاؤ بجیکٹ۔۔۔" اب کی بار ماہم نے کہا۔۔

سب ایک ہی نظر کیے اس کی جانب متوجہ تھے۔۔

"فائنڈ ڈاؤ بجیکٹ یہاں کیسے؟۔۔۔" زین نے سر کھجاتے سوال کیا۔۔

"ڈن۔۔۔" عالیان نے بنا سوچے ہی ہامی بھری۔۔

"کیا۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟۔۔۔" حمزہ انابیہ اور زین کی نظریں خود پر محسوس کرتے وہ بوکھلایا۔۔

"نہیں مطلب ابھی کوئی کہہ رہا تھا کہ چلتی گاڑی میں گیم کیسے کھیل سکتے ہیں اور اب اتنے مشکل گیم پر ہاں میں ہاں آئی
ایم سو شو کڈ۔۔۔" زین نے عالیان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا وہی حمزہ اور انابیہ بھی مسکراہٹ دبائے عالیان کو
دیکھ رہے تھے۔۔

"اگر اب تو نے ایک لفظ بھی بولا تو اسی چلتی گاڑی سے پھینک دوں گا۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ کندھے سے ہٹاتے دھمکی
دینے والے انداز میں گویا ہوا۔۔

"او میں تو ڈر گیا ہیلپ می پلیز زرز۔۔۔" عالیان کو مزید چیڑاتے اس کی گھوری پر یکدم سیدھا ہوا۔۔

"ویسے ایسے میں ہی مزہ آتا ہے ناممکن کو ممکن کرنے میں۔۔۔" حاشر بھی کچھ ماہم کی بات پر راضی ہوا۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"او کے بوس منظور ہے۔۔۔" سب کی ہامی دیکھ زین بھی ماہم کی بات سے متفق ہوا۔۔

"ارے لیکن پہلے رضا کو تو اٹھا لو ہمارا ایک میمبر کم ہے۔۔۔" حمزہ نے ٹیم میمبر کاؤنٹ کرتے کہا۔۔

"رضا جو منہ پر کیپ ڈالے لیٹنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔" ہانیہ کی آواز پر کیپ چہرے سے ہٹایا۔۔

"مجھے نہیں کھیلنی یہ فضول گیمز۔۔۔۔" وہ اس کی بات سن دوبارہ ہیڈ فونس لگاتا مصروف ہوا۔۔

"کیا ہے رضا اوور مت ہو؟۔۔۔" حریم چلائی جسے رضائے سرے سے انکور کیا۔۔

ل "گتا ہے سب کو منانے میں ہی پہنچ جائیگی۔۔۔"۔۔۔ انابیہ آنکھیں گھمائے سیٹ پر بیٹھی۔۔

"اوکے۔۔ بٹ پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں کھیلو نگا۔۔۔"۔۔۔ انابیہ کا شکوہ سن رضا فوراً سے پہلے راضی ہوا۔۔

"سسسس اوہہہ۔۔۔"۔۔۔ حریم اور نیہا خوشی سے بغل گیر ہوئی۔۔

"سو۔۔ دو ٹیم بنے گی ایک لڑکیوں کی دوسری لڑکوں کی۔۔۔"۔۔۔ ماہم نے ان کے بیچ سے اٹھتے کہا پہلی ٹیم زین رضا عالیان حمزہ اور حاشر کی تھی جبکہ دوسری ٹیم لڑکیوں کی جن میں ماہم ہانیہ انابیہ نیہا اور حریم تھے پانچ پانچ کا گروپ بن چکا تھا ناموں کی چٹس بنائے ایک جا رہی رکھی تھی ٹوس کرنے پر لڑکوں کی ٹیم جیتی اور لڑکیوں کو پہلا ٹاسک دیا گیا لڑکیوں کی ٹیم کے نمبر ماہم نوٹس کر رہی تھی جبکہ لڑکوں کے حمزہ۔۔

"سو پہلی چٹ کون نکالے گا۔۔۔"۔۔۔ لڑکوں کی جانب چٹ باکس لیے ماہم نے کہا۔۔

پہلا نام نیہا نکلا اوکے سو نیہا اے ٹو زیڈ (A To Z) پڑھنا اسٹارٹ کرو۔۔۔۔۔ ماہم نے رولز کے مطابق اسے کہا۔۔۔

ایل (L) سولیپٹوپ۔۔۔۔۔ لیٹر سنتے ہی او بجیکٹ بتانا تھا۔۔۔۔۔
BEING THE STRING OF YOUR KITE

وہ سب عالیان کالپیٹوپ تلاشنے لگیں۔۔۔ جسے رضا اور زین پہلے ہی چھپاتے اپنے قبضے میں کر چکے تھے۔۔

اسٹوپ یو لوسٹ اٹ سوزیر پوینٹ۔۔۔۔۔ ماہم نے ٹائمر رکتے ہی پوائنٹ نوٹ کیا۔۔

کیا نیہا پہلا ہی بولڈ کر دیا۔۔۔۔۔ ہانیہ اسے گھوری دیتے بولی۔۔

کوئی نہیں ہوتا ہے۔۔۔۔۔"۔۔۔۔۔ انابیہ نے انھیں دیکھ کہا۔۔

چپکلی زرا یہ لیسٹوپ تو وہاں رکھ دوٹوٹ جائے گا۔۔۔ زین انھیں مکمل چیرا تے چھپایا گیا لیسٹوپ ان کے سامنے کرتے بولا۔۔

"چمکدار کہی کے تم نے چھپایا تھا یہ۔۔۔" وہ اس پر دھاری۔۔

"یس۔۔" وہ بے شرموں کی طرح اثبات میں گردن ہلا گیا۔۔

"اچھا بس نیکسٹ۔۔۔" ماہم نے ان کا بڑھتا جھگڑا دیکھ کہا۔۔

ایک بار پھر چٹ نکالی گئی اب کی بار حاشر کا نام آیا۔۔

"جی تو حاشر میاں پڑھنا اسٹارٹ کرے۔۔۔" ماہم نے نام سنتے کہا۔۔

اسٹوپ سو ایس اسٹار۔۔۔ لیٹر سنتے ہی او بجیکٹ ریویل کیا۔۔

"ہئیر۔۔۔" حاشر جھٹ سے دوڑتے انابیہ کے کانوں میں پہنے اسٹارٹ نما ٹوپس کو ہاتھ لگاتے چیخا۔۔

"اوہ وہوہ۔۔" حمزہ زین اور رضانے جہاں شور مچاتے اس کی ہوٹنگ کی وہی عالیان نے صرف مسکرانے پر اکتفاء کیا۔۔

"انابیہ کی بچی تمھیں آج ہی یہ ٹوپس پہننے تھے۔۔۔" ہانیہ چڑتے انابیہ کی جانب مڑی۔۔

"مجھے تھوڑی آندیا تھا۔۔۔" وہ جانتے جو ابا ہوئی۔۔

جہاں لڑکیاں لڑکوں کی جیت کے غم میں تھی وہی وہ تینوں اکٹھے انھیں مزید چیرا تے تنگ کر رہے تھے۔۔

"او کے تو نیکسٹ چٹ پر انابیہ کا نام نکلا۔۔۔ ایلفا بیٹس پڑھنے پر ایچ لیٹر پر روکا گیا۔۔

"کیچین"۔۔۔ عالیان کی آنکھوں سے آنکھیں ٹکرانے پر ماہم نے جھجکتے کہا فوراً ہی جیب سے چابیاں نکالے کیچین تھامتے ہاتھ اوپر کیا وہی لڑکوں کی ہوٹنگ ایک بار پھر شروع ہوئی۔۔

"کیا ماہم آپ یہ چیٹنگ ہے انھیں آپ آسان آسان او بجیکٹ بتا رہی ہے۔۔۔" حریم اور نیہانے ان کی ہوٹنگ سے چرتے شکوہ کیا۔۔

"ایسا نہیں ہے لیٹر سنے جو ورڈ ذہن میں آئے گا وہی کہو گی نا۔۔۔" وہ جوابا ہوئی۔۔

"چھوڑو انھیں ماہم یہ بیچارے بچوں کو برا لگ رہا ہے ہار رہے ہیں نا۔۔۔" زین نے آگے بڑھتے کہا۔۔

"کچھ زیادہ ہی زبان نہیں چل رہی مسٹر مرزا"۔۔ اب کی بار ہانیہ کمر پر ہاتھ رکھے لڑاکوں عورتوں کی طرح بولی۔۔

اس کا انداز دیکھ زین ذرا سا چونکا اور آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھنے لگا وہ باقی سارے لڑکوں نے مسکان دبائی۔

"گیم آگے بڑھائی گئی ہانیہ کا نام لسٹ سے نکلا۔۔"

لیٹر (جی G)۔۔۔۔ BEING THE STRING OF YOUR KITE

سو ہانیہ یور او بجیکٹ از گیٹار۔۔ ماہم نے لیٹر سنے او بجیکٹ بتایا۔۔

ٹائمر اینڈ پر تھا صرف کچھ سیکنڈ کا وقت باقی تھا ہانیہ جھٹ سے دوڑتے لڑکوں کی ٹیم کی جانب بڑھی زین کے گلے میں پہنی چین کا پنڈل تھا جاو ایک گیٹار کی شکل کا تھا وہی پورے جوش سے اسے اتنے قریب آتے زین مسکرا ہٹ ناچھپا سکا۔ ڈن کی آواز لگانے پر ہر کوئی ماہم کی جانب متوجہ ہوا وہ سب ٹائم اپ ہونے کی بحث میں لگے وہی آگے بڑھتے ہانیہ کے قدم رکے اپنے ہاتھ پر مقابل کی گرفت محسوس کیے آنکھیں مقابل سے ملی۔۔۔

"کیا۔۔" وہ حیرت سے اسے دیکھ چھوڑنے کا اشارہ دے رہی تھی جبکہ زین اسے دنیا سے بے خبر ہوتے ایک ہی نظر سے دیکھنے میں محو تھا۔

"یولگ بیوٹیفل۔۔۔ دھودھیارنگت پر زیبہ تن کیے کالی چیز اور ٹی شرٹ پر کیے ہلکے میک اپ میں وہ کمال لگ رہی تھی بالوں کو پونی ٹیل کی شکل دی جبکہ کانوں میں لونگ کوٹ سے ملتے چھوٹے باریک نمان ٹوپس ڈالے تھے جو فحالی گیم کے لیے سائٹ پر رکھا تھا۔"

"شکریہ۔" تعریف سن ایک مسکراہٹ کے ساتھ وہ دوبارہ جانے لگی۔

"اب کیا ہے۔۔" ایک بار پھر گرفت مضبوط ہوتے دیکھ بولی۔

"میری تعریف نہیں کرو گی۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں ڈوبتے بولا۔

اچھے لگ رہے ہیں آپ بھی۔" وہ سرسری تعریف کرتے ہٹتے دوبارہ رکی۔

"تمہیں تو تعریف بھی کرنا نہیں آتی۔۔۔ شکوہ کیا۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"ہاں تو ہاسپٹل اوپریشن کرنے جاتی ہو کوئی تعریفوں کی کلاسز لینے نہیں۔۔۔" وہ جواباً ہوتے مڑتے رکی۔

"زین میرا ہاتھ چھوڑیں کوئی دیکھ لے گا۔" وہ گردن بار بار موڑتے بولی۔

"دیکھنے دو ڈرتا ہوں کیا کسی سے۔" وہ اس کی آنکھوں کے مزید قریب ہوا۔

"اوکے سونیکسٹ۔" حمزہ کی آواز سن سب دوبارہ اپنی پوزیشن لینے لگے۔

جبکہ سب کو مڑتا دیکھ زین ہر براتے ہانیہ کو چھوڑا۔۔۔ سلیپنس ہوا۔۔۔

"اس ببل کا بدلا تمہیں دینا پڑے گا۔۔۔" دوسرے کندھے پر حاشر نے ہاتھ رکھتے اسے گھورا۔

"اچھا بس کرو اب۔۔۔" عالیان نے کہتے رضا کو بچایا تھا ورنہ وہ تو اسے کھا جانے والی نظروں کے تعاقب میں لیے بیٹھے تھے۔۔

گاڑی انہیں ہلکی پھلکی مستی کے ساتھ ناشتے کی غرض سے ایک ہوٹل کے باہر رکی۔۔۔ وہ ایک ڈھابا تھا لیکن اسے ایک منظم اور باوقار طریقے سے سیٹ کیا تھا انہوں نے بھی کمروں کی شکل میں بنے ٹیس سے ایک ہٹ بک کیا وہ سب لڑکیاں، زین اور عالیان اترتے حاشر اور حمزہ کے ہمقدم ہوئے جو ہٹ بک کروا کر لوٹے تھے جبکہ انابیہ دوبارہ مڑتے فون لینے گاڑی کی طرف بڑھی۔۔۔ وہ فون لیے اترتے رضا کو دیکھ چوکی۔۔

"تم نہیں گئے۔۔۔" گاڑی سے اترتے حیرانگی سے پوچھا۔۔

"تو پھر تم نے فرشتوں کے ساتھ آنا تھا اندر۔۔۔" وہ برینڈڈ گلاسز آنکھوں پر رکھتے بولا۔۔

"اب بچی بھی نہیں ہوں کے گم ہو جاؤ گی۔۔۔" وہ آنکھیں گھمائیں اس کے مقابل ہوئی۔۔

BEING THE STRING OF YOUR KITE

"چلو۔۔۔۔۔ انابیہ کی بات سرے سے انور کرتے وہ آگے بڑھا۔ لمبی اسٹریٹ واک (street walk) کروں

کرتے ان سب سے ملے ناشتے اور کچھ تفریح سے فراغت کے بعد سفر دوبارہ شروع ہوا۔

وہ نیوورجن بس تھی۔۔۔ جہاں اب سیٹس بیڈ کا شکل اختیار کر گئی تھی ہر سیٹ کے آگے ایک پردہ فکس تھا کچھ آرام دہ انداز میں فون استعمال کر رہے تھے تو وہی کچھ نیند کی وادی میں گم تھے عالیان بھی لیپ ٹوپ پر اپنے اسسٹنٹ سے گفتگو میں مصروف تھا۔۔

"چلے مسٹر عثمان (اسسٹنٹ) آپ مس دانیال کی میلز مجھے فوڑورڈ کر دے اور باقی بابا کو میل کر دے وہ میں چیک کر چکا ہوں اوکے۔۔۔" کہتے ویڈیو کال کاٹی۔۔

رنگ ٹون میں چمکتا نام دیکھ فوراً ریسو کیا۔۔

"السلام علیکم جی انکل۔۔۔ اوکے۔۔ مقابل کی بات سن وہ اٹھتے ماہم کے قریب ہوا جہاں وہ ایک نیا اسکیچ بنانے میں لگی تھی عالیان سنے اسے دھیمے سے پکارتے فون دیا عالیان سے فون لیتے بات کی حال و خیریت کے بعد فون واپس دیا۔۔

"پوچھ سکتا ہوں کیا اسکیچ کیا جا رہا ہے۔۔۔" وہ سامنے سیٹ پر بیٹھتے بولا۔۔

"ویسے ہی کچھ ذہن میں گردش کر رہا تھا سوچا بنا لیا جائے۔۔۔" وہ اسے دیکھ مسکراتے گویا ہوئی عالیان نے نا سمجھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"یہی میری آرٹس کاراز ہے میں بنی ہوئی چیزوں کو دوبارہ پینٹ کرنے میں یا اسے دوبارہ بنانے میں ٹائم ویسٹ نہیں کرتی میرا ماننا ہے ایک آرٹسٹ کو اپنا آرٹ خود بنانا چاہیے اس لیے میں اپنی فیلنگز کو رنگوں سے لکھتی ہوں۔۔۔" وہ اسکیچ پر نظریں گاڑے بولی۔۔

"ڈٹس نیو فورمی۔۔۔" وہ مسکرایا۔۔۔

"پھر تو آپ کی پینٹنگز لازمی دیکھنی ہوگی۔۔۔ وہ کچھ سوچتے گویا ہوا۔۔

"دیکھ تو سب لیتے ہیں ایک آرٹسٹ کو خوشی تب ہوتی ہے جب کوئی آپ کی پینٹنگز کو محسوس کر لے۔۔۔" وہ اسے ساکت کر گئی۔۔

خاموش سفر میں انھیں ہلکی گپشپ کرتے مسکراتے دیکھ زین کے ہونٹ کھلے وہ ایک مدت بعد عالیان کو ایسے دیکھ رہا تھا اس کا دل ایک الگ خوشی محسوس کر رہا تھا عالیان کا بھیانک ماضی اب اس سے دور ہو رہا تھا وہ سایہ جس نے عالیان کو ایسے بننے پر مجبور کیا تھا عالیان کو یوں ماہم کی قربت میں دیکھ جھٹتا نظر آ رہا تھا فون نکالے زین نے ان دونوں کو یوں کھکھلاتا دیکھ وہ لمحہ کیمرے میں قید کیا جو خیابانِ عشق کے کھلتے پھول لگ رہے تھے۔۔

باقی آئندہ



پل صراط

عنیزہ زاہد



"تم مجھے ایک برا انسان سمجھتی ہونا۔ مجھے پہچاننے میں تم سے ذرا سی غلطی ہو گئی۔ میں صرف برا نہیں، ایک بدترین انسان ہوں۔" وہ گلاس میں شراب انڈیلتے ہوئے ایک ٹرانس میں کہہ رہا تھا۔ شراب گلاس سے باہر گرنے لگی تھی پر اسے تو جیسے ہوش ہی نہیں تھا۔ پھر اس نے وہ گلاس اٹھایا اور اسکی طرف دیکھا۔

وہ خوف سے اپنی جگہ پر سمٹی۔ "کیا کہہ رہی تھی تم؟ اس وقت تمہارا کوئی موڈ نہیں ہے مجھ جیسے شرابی کے منہ لگنے کا؟" وہ خود سے سوال کرتا، خود سے جواب دیتا اس کے قریب بیٹھا۔ "اور یہ کہ میں نشئی ہوں؟ آج تمہیں بھی شراب کی لذت چکھاؤں گا۔" اس نے گلاس منال کے منہ کے قریب کیا۔

☆☆☆

'کبھی تو تو بھی محبت کرے گا۔'

فاران احمد نے محبت کی تھی!

'تو بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہے گا۔'

اس نے بھی کسی کو ٹوٹ کر چاہا تھا۔

اور پھر۔۔ پھر وہ تجھے چھوڑ جائے گی۔'

اور پھر وہ اسے توڑ گئی۔

'پھر میں تیرے پاس آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دل پہ مت لے۔ وہ چلی گئی تو کیا ہوا، کوئی اور آجائے گی۔' اس کے جانے کے بعد کوئی نہیں آیا۔ اس نے آنے ہی نہ دیا۔

"یہاں دستخط کرو غازہ ! " کاغذ غازہ کے سامنے کرتے ہوئے انہوں نے کہا تو غازہ نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس اجنبی شخص کو دیکھا جس سے ابھی وہ چند گھنٹوں پہلے ملی تھی۔ ان چند گھنٹوں کی ملاقات نے اس شخص کو اس کا مختار بنا ڈالا تھا۔ زندگی میں پہلی بار قلم پکڑتے ہوئے غازہ کے ہاتھ بڑی طرح کانپنے لگے۔ وہ تو با آسانی قلم تھام کر شفاف کاغذ پر آدھی ترچھی لکیریں کھینچ کر بہت سارے خاکے بنا لیا کرتی تھی، کچھ دھندلے ہوتے تو کچھ میں پہلی ہی حسرت میں جان موجود ہوتی۔

"تم رشتے کھونے سے ڈرتی ہو غازہ ! " سبیکہ کا چند روز قبل کہا گیا جملہ کان کے پردے پر ابھرا تھا۔ "بچ کہا تھا تم نے میں رشتے کھونے سے ڈرتی ہوں سبیکہ ! اور یہ نیا ادھر رشتہ بھی شاید میں کھونے کے لیے ہی بنا رہی ہوں۔" دل میں اس کے کہنے کا جواب دے کر اس نے کاغذ پر قلم گھسیٹا تھا۔ عجیب بات تھی وہ ایک کاروباری شادی کے لیے دلہن بنی ہوئی تھی۔

☆☆☆

"میری زندگی برباد کر کے تم یہاں سکون سے سو رہی ہو۔ شام سے مینو مجھے فون کر رہی ہے اور میں اس کا فون نہیں اٹھا رہا جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں اس سے بے وفائی کرنے پر بے حد شرمندہ ہوں۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو چاہا ہے اور تم زبردستی ایک بزنس ڈیل کی طرح میرے سر پر آ گئی ہو۔" وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اپنے اندر کا سارا انتشار اس پر انڈیل رہا تھا۔ غازہ خاموشی سے بس اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اسے واقعی ہی اس شخص پر ترس آیا تھا جس کی محبت آباد ہونے سے پہلے ہی اس کے باپ نے اجاڑ دی تھی۔ وہ بستر سے اتر کر اس کے نزدیک آئی تھی۔

"میں بہت تلخ ہو چکی ہوں کلج ! جانتے ہو کیوں؟" اس نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی آہستگی سے کہا تھا۔

"کیونکہ اس دنیا اور معاشرے کی سفاکی آپ کو تلخ بنا دیتی ہے۔ اول تو مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ تم کسی سے کمینڈ ہو اور بالفرض اگر مجھے معلوم بھی ہوتا تو تب بھی میں وہاں کچھ نہیں کر پاتی۔ میں یہ کاغذی تعلق تب بھی نہیں روک سکتی تھی۔ تمہاری مجرم میں نہیں ہوں کلج ارسلان ! بلکہ اپنے مجرم تم خود ہو۔ مینو کے مجرم تم ہو جو محض اپنے باپ کی لالچ کے ہاتھوں اپنی محبت پر ایک کاغذی سوتن لے آیا۔" وہ سینے پر بازو پیٹنے انتہائی تلخی سے کہہ رہی تھی جبکہ کلج بس حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

ایسین خانج

☆☆☆

ابراہیم

تطمئن القلوب



دانش آرزو

"جانتے ہو میرے لیے اب محبت کیا ہے۔" وہ آنسوؤں کو بمشکل روکے ہوئے تھی۔ "م جس سے (ال) مالک شروع ہوتا ہے، ج جس سے (ال) حلیم شروع ہوتا ہے، ب جس سے (ال) باری اور ت سے تمنا (وہ جو اللہ سے کی جاتی ہے) شروع ہوتی ہے۔ بس یہی ہے میرے نزدیک محبت!" وہ ضبط کی انتہا پہ تھی۔ "ایک وقت تھا تم میری تمنا تھے مگر اب صرف ایک ہی تمنا ہے میری۔۔۔ اللہ۔۔۔ بس اللہ۔۔۔" وہ رکی اور گہرا سانس لے کر بولی۔ "ایک بار بھائی نے کہا تھا کہ ایک بار جو چڑھ جائے رنگ حب الہی تو اتر جائیں۔۔۔! ہاں وہی رنگ چڑھ گیا ہے مجھے۔" وہ زید کی خاموشی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اب ایک آخری جملہ رہ گیا تھا کہنے کو۔ وہ ہمت پیدا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ کہنے لگی تھی کہ زید بولا۔ "تمنا تمہیں نہیں بھی ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تمہارا ہوں، تمہارا تھا، اور تمہارا ہی رہوں گا۔ شوہر کی تمنا بھی ہوتی ہے بھلا کسی کو۔" وہ مسکراتے کی کوشش کر رہا تھا۔

"شوہر کے غیر محرم ہونے میں بس ایک دستخط کی دیر ہوتی ہے۔" وہ سنگدل ہو چکی تھی۔ دوسری جانب زید کو دھچکا لگا تھا۔

☆☆☆

"مجھے سننے میں آیا ہے کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو۔" اسے جھکا لگا کیا وہ جان گئے تھے۔ وہ ذرا بوکھلا گئی مگر جھوٹ وہ نہیں بولنا چاہتی تھی۔

"جی، مگر آپ سے کس نے کہا؟" اس نے لکھ ہی دیا۔

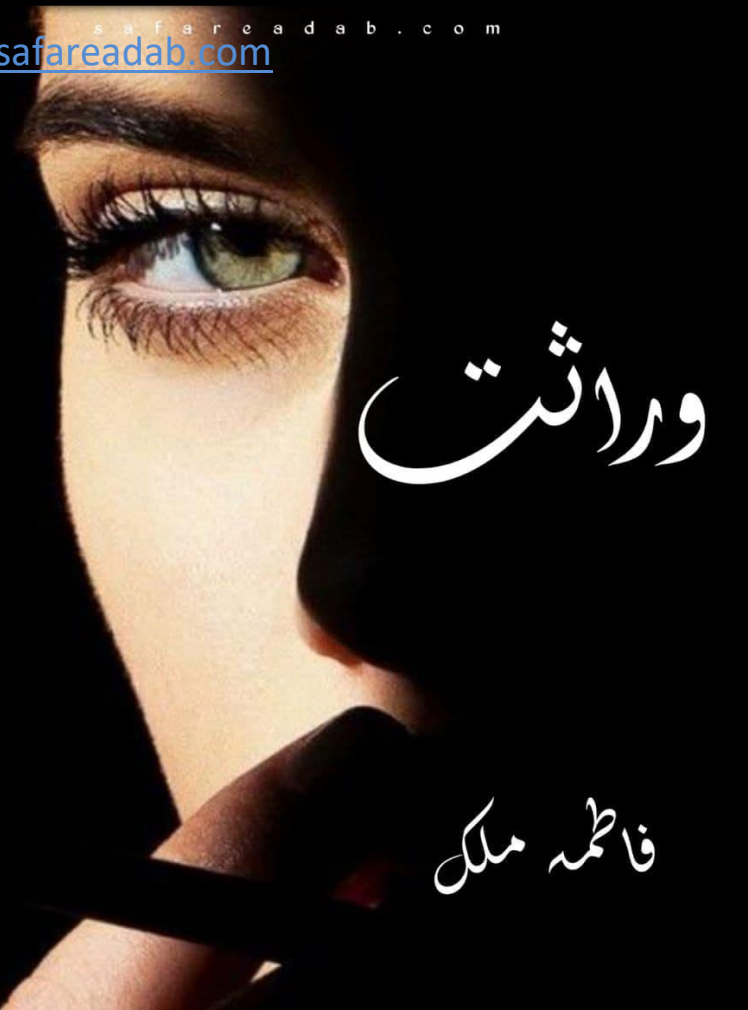
"وہ اہم نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ اس کا نام کیا ہے؟" وہ کچھ مزید بوکھلائی۔ اب کیا کرے؟

"میں نہیں بتا رہی۔ ابھی کچھ کنفرم نہیں ہے۔ میں ایسے تو نام نہیں بتا سکتی نا؟" اسے یہی جواب ٹھیک لگا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ یہ تاثر دے گی کہ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے سوچنے کا وقت مانگا ہے۔ اب جھوٹ ہے تو جھوٹ سہی۔ شرم سے توجھ جائے گی نا۔

"ویسے تم نہ بھی بتاؤ تو میں جانتا ہوں وہ کون ہے۔" وہ گھبراہٹ میں پگھل رہی تھی جلتی موم کی طرح۔

اچھا اتنے پریقین ہیں تو بتائیں نام؟" اس نے ڈرتے ڈرتے ناپ کیا۔

"میں جانتا ہوں تم مجھے ہی پسند کرتی ہو، آخر۔۔۔" وہ دم بخود رہ گئی۔ آخر وہ کیسے جان سکتے تھے؟ در اگر وہ جانتے تھے تو کب سے جانتے تھے؟ وہ حیران بھی تھی اور پریشان بھی۔



فاطمہ ملک

"اگر تمہاری مجھ سے شادی نہ ہوئی ہوتی اور تمہیں موقع ملتا تو کیا تم حسن خان کو اپنا بیٹا؟"

رقیہ الجھ سی گئی۔ "میں سمجھی نہیں آپ کی بات کا مطلب۔"

وارث جان نے بہت سوچنے کے بعد سوال کا انداز بدل دیا۔ "تمہیں مجھ میں یا حسن خان میں سے کسی ایک کو چننا ہو تو کسے چنوں گی؟"

رقیہ وارث کے اس سوال پر ناراض ہو گئی۔ "کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ یہ کیسا عجیب سا سوال ہے۔ آپ شوہر ہیں میرے اور وہ کوئی نہیں میرا۔ بس ساتھ پڑھتا ہے اور اچھا کلاس فیلو ہے۔ اس کا آپ سے کیا مقابلہ بھلا!!"

وارث جان ابھی بھی الجھا ہوا تھا۔ "رقیہ میں صرف اور صرف تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم حسن خان کے ساتھ کو پا کر خوش رہ سکتی ہو تو۔۔۔" اس کے باقی ماندہ الفاظ اندر کہیں دب کر رہ گئے تھے۔ رقیہ جو وارث جان سے کبھی اونچی آواز میں بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس نے وارث جان کے گال پر زور دار تھپڑ مار دیا۔ اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ کیسے اس کا ہاتھ وارث پر اٹھ گیا۔

☆☆☆

"امبر تم نے کہیں رقیہ کو دیکھا ہے۔ مجھے گیٹ سے پتا چلا کہ رقیہ آچکی ہے۔" رقیہ کی حسن کی طرف بیک تھی۔ رقیہ مسکراتے ہوئے بلیٹی اور حسن خان وہیں دل تمام کر کھڑا ہو گیا۔ "اف۔۔۔ کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔" اس سے پہلے کہ حسن خان مزید کچھ اور کہتا رقیہ اس کی طرف بڑھی۔ حسن خان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ آج وہ رقیہ کو پا لینے کے جنون سے آیا ہے۔ حسن خان کے ساتھ اس کی والدہ بھی تھیں۔ انہوں نے رقیہ کے لیے تعریفی جملے کچھ اس طرح کہے۔ "بہت خوبصورت ہو تم اور آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو۔ جانتی ہو آج مجھے کیوں لایا ہے اپنے ساتھ؟؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتیں کہ رقیہ نے مسکرا کر حسن کو مخاطب کیا۔

"حسن ان سے ملو میرے سہنڈ۔ سردار وارث جان۔" حسن کی آنکھیں پھٹ سی گئیں وہ بے اختیار بولا "کیا؟؟؟ کیا کہا ہے تم نے۔۔۔؟؟؟ کون ہے یہ؟؟۔۔۔ مطلب تمہارے ساتھ کیا رشتہ ہے ان کا؟؟؟"

ناول تم سے ہی کی دیک جھلک

"نمبر ایک.. گھر سے اب جب بھی باہر جائیں گے، مجھے بتا کر جائیں گے۔ نمبر دو..... روز صبح میرے ساتھ اٹھ کر فجر پڑھنی ہوگی۔ نمبر تین... آفس سے گھر وقت پہ آئیں گے اور گیارہ بجے سے پہلے پہلے آنا پڑے گا۔ نمبر چار... میں جب بھی باہر جانے کا کہوں، بنا کسی بحث کے آپ لے کر جائیں گے۔ نمبر پانچ..... ہم آفس میں ہوئے تو آفس میں ورنہ گھر میں بھی، لنچ ہم ساتھ ہی کریں گے۔ نمبر چھ.... مجھ سے لڑیں گے نہیں، اگر میں کسی بات پہ غصہ ہو جاؤں تو آپ صبر سے کام لیں گے، اور اگر میں ناراض ہو جاؤں تو منائیں گے۔ نمبر سات....." بولتے بولتے وہ رک گئی تھی۔ جیسے باقی رولز بھول گئی تھی.. کچھ یاد کرنے کی کوشش کی..

شاہ زین حیران ہوئے اسکے رولز سن رہا تھا۔ ماتھے کے بل ختم ہو گئے تھے اور ہونٹوں پہ واپس مسکراہٹ آچکی تھی۔

"بس؟" وہ جو آگے کے رولز سوچ رہی تھی، شاہ زین کے گھمبیر لہجے پہ نظر اٹھا کر دیکھا تھا۔ خود کی جانب متوجہ پا کر وہ نگاہیں جھکا گئی تھی۔

نمبر
س
مہوش شفاعت
لالہ

Safar-e-Ahly
BEING THE STRING OF YOUR KITE

"باقی وقت آنے پہ بتاؤں گی!" شاہ زین نے سمجھ کر سر اثبات میں ہلایا۔

"تو سب سے پہلے میں اپنی ماں کے پاس جاؤں گا اور کہوں گا کہ اے میری بھولی ماں، جسے آپ معصوم شہزادی سمجھتی تھیں، وہ ایک شاطرہرنی نکلی۔" مسفرہ خود اسے شرارت کرنے پہ اکسار ہی تھی۔ شاہ زین کے القابات پہ اس نے بے یقینی سے نظریں اٹھائی تھیں۔ یہ بندہ اس کی تعریف کر دے، مشکل ہی تھا۔

"یعنی قید کرو گی؟"

"کوئی اعتراض ہے؟" مسفرہ نے لب بھینچ کر مسکراہٹ دبائی تھی۔

"آپ کبھی اپنی زبان سے اچھی بات کرتے ہیں کیا؟" کچھ طنزاً کہا تھا۔ اسے اپنی ہیمز کٹنگ والی "تعریف" بھی یاد آگئی تھی۔

"ہاں بالکل ہے۔ سوائے کبھی کھبار صبح دیر سے اٹھنے کے علاوہ

مجھے خود پہ پورا اختیار ہے۔ میں ایک آزاد، خود مختار انسان ہوں۔ اپنے فیصلے خود لیتا ہوں۔ کسی کو بھی اجازت نہیں کہ مجھ پہ رعب ڈالے۔ میری زندگی کو اپنی مرضی کے مطابق چلانے کی کوشش کرے۔" لب بھینچ کر شاہ زین نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"ہاں کیوں نہیں، اچھے لوگوں کے سامنے کرتا ہوں میں، اچھی باتیں!" کچھ ٹھہر ٹھہر کر مسکراہٹ پہ قابو پاتے کہا تھا۔

چند لمحے مسفرہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

"یعنی آپ کی نظر میں، میں اچھی نہیں؟" کچھ بے یقینی سے

پوچھا تھا۔ شاہ زین ایک گہری سانس لے کر رہ گیا۔ اب وہ

"اور اگر آپ کی بات غلط ثابت ہو جائے تو؟" مسفرہ کا انداز

بھی کچھ چیلنجنگ تھا۔

اسے بولنے کا موقع دے تو ہی وہ بتا سکے کہ وہ اسے کتنی اچھی لگتی ہے۔ اور کب سے۔

"میں نے تو کوئی بحث نہیں کی۔ میں نے تو بس چند رولز سیٹ کیے ہیں، ہماری زندگی کے۔" اتنی سیدھے حملے پہ وہ منمنا کر رہ گئی تھی۔

"تم نے آج کی رات بھی سارا کٹا چٹا کھول لیا ہے؟" گمبھیر لہجے بولتے وہ مدہم انداز میں مسکرایا تھا۔ وہ اسکی مسکراہٹ نہ دیکھ پائی۔ ایک تو یہ گزبھر کا جالی دار گھونگھٹ بھی شاہ زین نے ابھی تک نہیں ہٹایا تھا۔

"وہ رولز نہیں ہیں، سیدھا سیدھا خود کشی کرنے کے طریقے ہیں۔" شاہ زین سر جھکا کر ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

مکمل ناول فری میں پڑھنے کے لیے یہاں
کلک کریں۔

safareadab.com

"میں نے نہیں کھولا، آپ نے ہی بات بڑھائی ہے۔" سارا الزام اس پہ ڈال کر مسفرہ نے پہلو بدلا تھا۔ شاہ زین سر جھکا کر مسکرا دیا۔

"مجھے پچھلے دنوں سے یقین نہیں آرہا کہ یہ تم ہی ہو، جو میرے سامنے تک آنے سے گریز کیا کرتی تھی، آج... شادی کی رات... میرے سامنے بیٹھے مجھ سے بحث کر رہی ہے۔" شاہ زین بولے بنا رہ نہ سکا تھا..

BEING THE STRING OF YOUR KITE

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب